S_1997_3_124_128

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 3ایس سی آر

گوپی ایکوا فارم اور دیگران وغیرہ

بنام۔

یونین آف انڈیا

29جولائی1997

سوہاس۔سی۔سین اور ایس۔پی۔کردوکر۔جسٹسز

بھارت کا آئین1950:آرٹیکل-32۔

آرٹیکل 32-ایکوا فارمز-نوٹیفکیشن سے متعلق اس عدالت کے فیصلے کے اعلان کے بعد 19.2.91 کے نوٹیفکیشن کو چیلنج کرنے والی تحریری درخواست دائر کرنا-تحریری درخواست کنندگان کا دعوی ہے کہ وہ اس عدالت کے سامنے پہلے مقدمے میں فریق نہیں تھے-منعقد-تحریری درخواستیں قابل قبول نہیں ہیں-ماحولیات(تحفظ)ایکٹ1986۔

مجموع ضابطہ دیوانی1908:

آرڈر 1 قاعدہ8-منعقد-ایک مفاد عامہ کی عرضی میں آرڈر 1 قاعدہ8-مفاد عامہ کی عرضی کے اصول کو مدعو کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔

رٹ درخواست کنندگان جو جگن ناتھ بنام یونین آف انڈیا کے معاملے میں کارروائی میں فریق نہیں تھے،انہوں نے آرٹیکل 32 کے تحت موجودہ رٹ درخواستیں دائر کیں جن میں کہا گیا تھا کہ فیصلہ ان پر پابند نہیں تھا۔ان کا معاملہ یہ تھا کہ جگن ناتھ معاملہ کے فیصلے کے بعد اور اس بنائے نالش سے کارروائی ہوئی۔درخواست کنندگان نے اعتراض شدہ نوٹیفکیشن بتاریخ 19.2.91 کو بھی چیلنج کیا۔جیسا کہ الٹرا وایرس ماحولیات(تحفظات)ایکٹ 1986 اور آئین کی طرف سے ضمانت شدہ بنیادی حق کی بھی خلاف ورزی ہے۔درخواست کنندگان کی جانب سے یہ بھی زور دیا گیا کہ ایکوا فارم صنعت نہیں ہیں۔

رٹ درخواستوں کو مسترد کرتے ہوئے،یہ عدالت

منعقد:.1.1موجودہ رٹ درخواستیں قابل قبول نہیں ہیں۔یہ ایس جگن ناتھ بنام یونین آف انڈیا اور دیگر کے معاملے میں اس عدالت کے ذریعے منظور کیے گئے فیصلے سے چھٹکارا پانے کی کوشش ہے اور اگر رٹ درخواستوں میں کی گئی درخواستوں کو منظور کر لیا جاتا ہے تو اس فیصلے سے اس کی افادیت چھین لی جائے

گی اور اس فیصلے میں دی گئی اس کے برعکس ہدایت کے باوجود ایکوا فارم اپنا کاروبار خوشی خوشی جاری رکھیں گے۔عرضی نا قابل رفتار ہے۔(125-ایچ؛126-اے-بی؛127-جی)

جگن ناتھ بنام یونین آف انڈیا اور دیگر (1997) 2 ایس سی سی 87، حوالہ دیا گیا۔

1.2. کیکڑے کی کاشت سے متعلق حقائق کی تحقیقات کی گئی اور مختلف ذرائع جیسے نیری، آبی آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول کے لیے مرکزی بورڈ اور مختلف دیگر حکام سے رپورٹیں حاصل کی گئیں۔جگن ناتھ کے معالے کو وسیع تر تشہیر ملی اور ان کی نمائندگی کرنے والے کیکڑے کسانوں اور تنظیموں کی ایک بڑی تعداد عدالت میں پیش ہوئی اور اس تنازعہ کے بارے میں اپنے نقطہ نظر پیش کیے۔انگریزی کے ساتھ ساتھ مقامی زبان میں بھی پورے بھارت میں بڑی تعداد میں اخبارات میں عوامی نوٹس جاری کیے گئے اور سماعت کی اگلی تاریخ کے بارے میں 17.10.95 کے طور پر مطلع کیا گیا۔ساحلی علاقوں میں گردش کرنے والے روزناموں میں عوامی نوٹس جاری کرنے کے لیے انفرادی آبی فارموں کو مطلع کرنے کے لیے خصوصی خیال رکھا گیا، اور اس کیس کی سماعت دو سال کے عرصے میں ہوئی۔کچھ لوگ سامنے آکر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس معالے میں فریق نہیں تھے اور یہ کہ فیصلہ انہیں پابند نہیں کرتا اور اس معالے کی دوبارہ سماعت ہونی چاہیے۔(126-سی-ڈی؛127-ای-ایف)

مکھن لال رضا اور دیگران بنام ریاست جموں وکشمیر اور دیگر (1971) 3 ایس سی آر 832، پر انحصار کیا۔

2. 19.2.91 کا نوٹیفکیشن جگن ناتھ کیس کے فیصلے کی بنیاد تھا اور اس بات کی کوئی وضاحت نہیں ہے کہ جب جگن ناتھ کیس کی سماعت ہوئی تو نوٹیفکیشن کے جواز کو چیلنج کیوں نہیں کیا گیا۔(128-اے۔-بی)

3. مفاد عامہ کی عرضی میں ضابطہ دیوانی کے آرڈر 1 اور قاعدہ 8 کے اصول کو نافذ کرنے کا سوال لاگو نہیں ہوگا۔(126-ای)

اصل دیوانی دائرہ اختیار: 1997 کی تحریری درخواست (سی) نمبر 107 وغیرہ۔

(ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت۔)

ٹی آر آندھیاروجینا، سالیسیٹر جنرل، التاف احمد، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، کے کے وینوگوپال، آر موہن، محترمہ اندرا جے سنگھ، کے آر نمبیار، ایم سی مہتا، محترمہ سیما میدھا، اے ماریا پوتھم، محترمہ ارونا ماتھر، وی سی پرسم، آر سی ورما، اے ڈی این راؤ، محترمہ منجو کینتھ، ایم پی ونود، سنجے پاریکھ، محترمہ انیتا شنوئے، محترمہ اپرنا

اورراج گوپال ظاہر ہونے والی جماعتیں۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سین، جسٹس۔ آرٹیکل 32 کے تحت ان رٹ درخواستوں کو محدود طور پر خارج کیا جانا چاہیے۔ یہ اور کچھ نہیں بلکہ ایس جگن ناتھ بنام یونین آف انڈیا اور دیگر (1997) 2 ایس سی سی 87 کے معاملے میں اس عدالت ذریعے منظور کیے گئے فیصلے سے چھٹکارا پانے کی کوشش ہے۔ اس فیصلے کے خلاف بڑی تعداد میں نظر ثانی کی درخواستیں دائر کی گئی ہیں اور اب ان کی سماعت زیر التوا ہے۔ اگر عرضی درخواستوں میں کی گئی استدعا منظور کر لی جائیں تو فیصلے سے اس کی افادیت چھین لی جائے گی اور ایکوا فارم اس فیصلے میں دی گئی اس کے برعکس ہدایت کے باوجود خوشی خوشی اپنا کاروبار جاری رکھ سکیں گے۔

عرضی درخواست کنندگان کی جانب سے، مسٹر کے کے وینو گوپال نے دلیل دی ہے کہ عرضی درخواست گزار جگن ناتھ کے معاملے میں عدالت کے سامنے ہونے والی کارروائی میں فریق نہیں تھے اور فیصلہ ان پر پابند نہیں ہے۔ یہ دلیل کئی وجوہات سے قابل قبول نہیں ہے۔ جگن ناتھ کے معاملے کو وسیع تر تشہیر ملی تھی۔ کیکڑے کی کاشت سے متعلق حقائق کی مختلف تحقیقات کی گئیں، نیری، سنٹرل بورڈ فار پریوینشن اینڈ کنٹرول آف واٹر پولیوشن اور مختلف دیگر حکام جیسے مختلف ذرائع سے رپورٹیں حاصل کی گئیں۔ یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ درخواست کنندگان ان تمام واقعات سے بے خبر تھے۔ جھینگا کسانوں اور ان کی نمائندگی کرنے والی تنظیموں کی ایک بڑی تعداد عدالت میں پیش ہوئی اور اس تنازعہ کے بارے میں اپنے نقطہ نظر پیش کیے۔

دوسرا، اس طرح کے معاملے میں، مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 1، قاعدہ 8 کے اصول کو نافذ کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ یہ ایک مفاد عامہ کی عرضی تھی۔ ساحلی پٹی کے ساتھ ساتھ پورے بھارت میں ایکوا کلچر فارم موجود ہیں۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد پیش ہوئی اور اس کیس پر بہت دنوں تک بحث کی گئی اور بالآخر فیصلہ دیا گیا۔ اب، کچھ افراد سامنے آ کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ انہیں اس معاملے میں فریق نہیں بنایا گیا تھا یا وہ اس معاملے سے بالکل بے خبر تھے اور اس لیے فیصلہ انہیں پابند نہیں کرتا اور کیس کی دوبارہ سماعت ہونی چاہیے۔ اگر اس عمل کی اجازت دی جاتی ہے تو قانونی چارہ جوئی کا کوئی خاتمہ نہیں ہوگا۔ اس عدالت نے مکھن لال رضا اور دیگر بنام ریاست جموں و کشمیر اور دیگر (1971) 3 ایس سی آر 832۔ معاملے میں اس عمل کی مذمت کی تھی۔

مزید یہ کہ اس کیس کی سماعت دو سال کے عرصے میں ہوئی۔ انفرادی ایکوا فارموں کو ریاستی حکومتوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو مطلع کرنے کے لیے خصوصی خیال رکھا گیا۔ اس مقصد کے لیے 24 اگست

1995 کومندرجہ ذیل اثر کے لیے ایک حکم جاری کیا گیا تھا:

"ہمارا خیال ہے کہ جہاں تک مختلف ریاستوں/ مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں انفرادی آبی فارموں کا تعلق ہے، ہمارے سامنے مکمل نمائندگی کا ہونا انصاف کے مفاد میں ہوگا۔اس لیے ہم سماعت کو 17.10.1995 پر ملتوی کرتے ہیں۔دریں اثنا، ہم ساحلی ریاستوں/ مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی حکومتوں کو ان کے فاضل وکیل کے بذریعے جو عدالت میں موجود ہیں، ہدایت دیتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں واقع تمام آبی فارموں کو انفرادی نوٹس جاری کریں۔نوٹسوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ اس عدالت کی ہدایت کے تحت جاری کیے جا رہے ہیں۔یہ بھی خاص طور پر ذکر کیا جانا چاہیے کہ اگر وہ ان معاملات میں اس عدالت بذریعے سننا چاہتے ہیں تو وہ سماعت کی اگلی تاریخ یعنی 17.10.1995 پر اپنے وکیل/ نمائندوں کے بذریعے عدالت میں پیش ہوں۔ہم میرین پروڈکٹس ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم پی ای ڈی اے) کو بھی اپنے وکیل مسٹر ہریش این سالوے کے بذریعے ہدایت دیتے ہیں کہ وہ اپنی سطح پر بھی ایسا ہی کرے۔اس کے علاوہ، ہم تمام ریاستی حکومتوں/ مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو مزید ہدایت دیتے ہیں کہ وہ اس سلسلے میں روزانہ اخبارات میں عوامی نوٹس جاری کریں جو ساحلی علاقوں میں گردش کرتے ہیں، اور آبی فارموں کو 17.10.1995 پر اس عدالت میں ان معاملات کی سماعت کے بارے میں مطلع کریں۔یہ لگا تار دو دنوں میں کیا جاسکتا ہے۔

نوٹس اور اشاعت آج سے 3 ہفتوں کے اندر مکمل کی جائے۔دریں اثنا، ہم تمام ریاستی حکومتوں/ مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ اگلے احکامات تک اپنے متعلقہ علاقوں میں کسی بھی آبی فارم کے قیام/ قیام کے لیے نئے لائسنس/ اجازت نہ دیں۔

اس حکم کے مطابق، انفرادی نوٹس دیے گئے اور اس معاملے کے بارے میں وسیع تر ممکنہ تشہیر بھی کی گئی۔متاثرہ افراد کو اپنا مقدمہ پیش کرنے کے لیے عدالت میں پیش ہونے کی ہدایت کی گئی۔پورے بھارت میں بڑی تعداد میں اخبارات میں انگریزی اور مقامی زبان میں عوامی نوٹس بھی جاری کیے گئے تھے جن میں آبی فارموں کو قانونی چارہ جوئی کے زیر التواء ہونے اور اگلی سماعت کی تاریخ یعنی 17.10.1995 پر مطلع کیا گیا تھا۔ان حقائق کے پیش نظر یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ رٹ درخواست کنندگان کو کوئی نوٹس موصول نہیں ہوا تھا یا وہ اس عدالت سامنے جگن ناتھ کے کیس کے زیر التواء ہونے سے بے خبر تھے یا یہ کہ آبی فارم دراصل اس معاملے میں ملوث تھے۔ان تمام وجوہات کی بنا پر ہمارا خیال ہے کہ اب جب فیصلہ سنایا جا چکا ہے، یہ عرضی درخواستیں قابل قبول نہیں ہیں۔

مسٹر وینو گوپال نے یہ دلیل دینے کی کوشش کی کہ ان کے معاملے میں کارروائی کا سبب جگن ناتھ کے معاملے میں دیے گئے فیصلے کے بعد اور اس بنائے نالش سے پیدا ہوا۔ ان کا معاملہ یہ ہے کہ 19.2.91 کا متنازعہ نوٹیفکیشن الٹرا وایرس انوائرمنٹ (پروٹیکشن) ایکٹ، 1986 تھا اور آئین کی طرف سے ضمانت شدہ ان کے بنیادی حق کی بھی خلاف ورزی کرتا ہے۔

ہم ان تنازعات کی خوبیوں کا جائزہ لینے کے لیے مائل نہیں ہیں کیونکہ جگن ناتھ کے معاملے میں فیصلے کی بنیاد 19.2.91 کا متنازعہ نوٹیفکیشن تھا۔ اس بات کی کوئی وضاحت نہیں ہے کہ اس نوٹیفکیشن کی صداقت کو اس وقت کیوں چیلنج نہیں کیا گیا جب جگن ناتھ کے معاملے کی سماعت ہوئی تھی۔ ایک نقطہ یہ بھی لیا گیا کہ ایکوا فارم کوئی صنعت نہیں ہے۔

یونین آف انڈیا کی جانب سے پیش سالیسیٹر جنرل نے 19.2.91 کے نوٹیفکیشن کے قانونی سے بالاتر ہونے کے اعلان کو کالعدم قرار دینے کی درخواست کی مخالفت کی لیکن اس دلیل کی حمایت کی کہ آبی فارم صنعتیں نہیں تھے۔ سالیسیٹر جنرل دلیل یہ تھی کہ جگن ناتھ کا مقدمہ حقائق کے غلط مفروضے کی بنیاد پر آگے بڑھا۔

جواب دہندگان کی جانب سے، مسٹر ایم سی مہتا اور محترمہ اندرا جے سنگھ نے دلیل دی کہ نہ تو اس نوٹیفکیشن کو جگن ناتھ کے معاملے میں عدالت سامنے چیلنج کیا گیا تھا اور نہ ہی کوئی دلیل پیش کی گئی تھی کہ آبی فارموں کو صنعتوں کے طور پر نہیں مانا جا سکتا۔ یہ یونین آف انڈیا اور مختلف ریاستوں کا موقف نہیں تھا جن عدالت میں نمائندگی کی گئی تھی اور نہ ہی کسی آبی فارم کا کہ آبی فارم صنعت نہیں تھے۔

کسی بھی صورت میں یہ نقطہ کہ آبی فارم ایک صنعت نہیں ہے، جائزہ درخواستوں میں لیا گیا ہے اور وہاں اس پر غور کرنا ہوگا۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ عرضی درخواستیں غلط فہمی کا شکار ہیں۔ مسٹر وینو گوپال کے ذریعے کیے گئے تنازعات کی خوبیوں پر ہمیں کوئی رائے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا ماننا ہے کہ، اس معاملے کے حقائق اور حالات میں، یہ عرضی درخواستیں قابل قبول نہیں ہیں اور مسترد کر دی جاتی ہیں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

این۔اے۔

درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔